

جواب آیت 32: ہم نے تمکو ہوا بیت سے نبی روکا تھا تم کو دیکھتے ہوئے تھے۔

یعنی کہ مجرم اور گنہگار تھے۔
ہمارے لئے کیا سبق ہے اس میں؟ کوئی کس کے کام آنے والا نہیں جو کچھ محل پر ناجائز بنیایں کیا جاتے تاکہ آخرت کی نجات سے بچ جائیں۔

آیت 34: 35: انبیاء کی حکومت کا انکار سے پہلے کون لوگ مارتے ہیں؟
جواب: دولت اور اقتدار والے۔ ہمیشہ ہمیشہ سے دولت مند لوگوں نے آخرت کا انکار کیا۔

اور ایسے لوگ کیا سمجھتے ہیں؟ کیا گمان رکھتے ہیں؟
اپنے پاس نعمتی دیکھ کر یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے بسویہ ہیں اللہ ہم سے فزونی ہے اور وہ ہمیں عذاب میں دے گا۔
وہ اپنی دولت اور اولاد کی کثرت کو اللہ کی فزونی سمجھتے تھے۔

آیت 36: 37: دنیاوی رزق کی تقسیم اللہ کی مشیت، حکمت اور معلومت کے تحت ہوتی ہے اگر کسی کو زیادہ ملا تو یہ طلب نہیں کہ وہ اللہ کا بسویہ ہے اور کسے پاس رزق کی کمی ہے تو وہ ناسدیدہ سے ہے۔ اور نہ مال و اولاد سے تعلق ہے۔ مال اور اولاد سے اللہ کا قرب کب حاصل ہوتا ہے؟
جواب: جب ایمان لائے محل صالح کیے جائیں۔ مال اور اولاد کو اللہ کی رضائی استعمال کریں۔ انکو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔
آگے آیت میں لیا گیا کہ ایسا کرنے سے کیا ملے گا جو ایسا کرے گا؟
دو گنا اجر۔ خود بھی نیک محل کیے اور اپنی اولاد کو بھی اچھی تربیت دی۔

آیت 39: اس آیت سے ہمیں کیا سبق مل رہا ہے کہ اللہ ہر کو چاہتا ہے انکار رزق کشادہ کر دیتا ہے اور کچھ کا تنگ دیتے بڑھتا ہے رزق؟
جواب: عقیدے کے ساتھ تعلق ہے اس آیت کا اللہ پر بھروسہ اور یقین ہونا چاہیے۔ جب اچھی نیت کے ساتھ اللہ کے راستے میں جو کچھ خرچ کیا جائے چاہے وہ مال ہو وقت ہو۔ اولاد ہو بیماری کلنگی تھکن اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو بڑھا دیتا ہے۔ برکتی آتی ہے۔
محل: ہمیں اپنی نیتوں اور کوششوں کو دیکھ کر ناپسندیدہ ہونے پر نیک

اب آگے آیت سے دیکھتے ہیں۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو دوبارہ رزق لیا جائے گا تو جو لوگ ایمان میں لائے تھے انکی کیا کیفیت ہوگی؟
جواب: وہ بیت بگرا رہے ہونگے۔ نہ کہیں بچ سکے تھے بلکہ اپنے جائیداد کے